جلد ۱۰ | دہلی [illegible] یکشنبہ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۰۵ء | نمبر ۲۷

مقدمۃ الجیش

اب مراکو کو خدا ہی بچائے

مسئلہ مراکو کا تعلق پہلے تو ہر یورپین سلطنت سے تھی [illegible] یہی [illegible] میں تھی اسکیلے سے ہضم کر جاوین مگر جب [illegible] کا تجربہ ہو گیا کہ ادھر ون کو حصہ نہ دیا گیا تو وہ کسی طرح ہضم نہ ہونے دینگے تو یہی غنیمت سمجھا کہ حصہ ہی بانٹ کر [illegible] لیا جاوے [illegible] سو جا نا [illegible] آخر وہ بات پر راضی ہو گئی کہ ہم سب ملکر اسکا فیصلہ کرین [illegible] سننے [illegible] ہمارے گورنمنٹ [illegible] معاملات [illegible] ہے مگر اب معلوم ہوا کہ یہ بھی [illegible] کی [illegible] [illegible] برطانیہ اور سپین [illegible] فرانس [illegible] جرمنی [illegible]

انکا خبط دور نہیں ہوتا

آریہ سماج آجکل بہت ہی بدنام ہو گئی ہیں اور یہ دیکھا کسی سے بحث میں کامیابی نہیں ہو سکتی تو [illegible] اور جس انسان [illegible] بازی پر کمر باندھ لی ہے مگر اس جماعت کے جرم میں وہ کئی مرتبہ سزایاب ہو چکے ہیں [illegible] توہین مذہبی کے جرم میں سزا [illegible] سے باز نہیں آتے مسلمانوں سے جو [illegible] سماج [illegible] ہمیشہ مباحثہ میں زک اٹھاتے رہے ہیں اسلئے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں اور انہوں نے ایک رسالہ شائع کر کے اسلام پر [illegible] حملے کرکے مسلمانوں کی دلشکنی کی [illegible] رسالہ [illegible] یہ [illegible] [illegible]

امیر صاحب کی صلح جو پالیسی

حضور امیر حبیب اللہ خان صاحب ہر ایک امر میں تو امیر مرحوم خلد آشیان کے قدم بقدم چلتے ہیں صرف [illegible] والد کے خلاف جو کارروائی ہو رہی ہے تو یہی کہ جن لوگون کو امیر مرحوم [illegible] کر دیا تھا ان کو امیر حال نے عزت و توقیر کے ساتھ بلا کر بڑے بڑے عہدون پر [illegible] اسمین کوئی شک نہیں کہ رموز مملکت خویش خسروان دانند امیر مرحوم کے وقت میں ترقی سلطنت کی ابتدائی حالت تھی اور اسوقت یہی مناسب تھا کہ جن لوگون سے انتظام سلطنت میں کھٹکا پڑنے کا اندیشہ ہو ان کا ملک میں رہنا [illegible] اب چونکہ سلطنت [illegible] علی [illegible] ترقی [illegible] امیر صاحب [illegible] پالیسی پر عمل شروع کر دیا [illegible] عمل خان [illegible] نام [illegible]

شریف مکہ کا انتقال

بذریعہ تار برقی معلوم ہوا کہ شریف مکہ جب دو تین سال سے حاجیوں کو تکلیف دیتے تھے بیچارے حاجیوں کی دقتیں اور شکایتیں لکھتے تھے یہاں تک کہ دکانوں میں غذا فروخت مسافر حاجیوں کی خوب ہی خبر لیتے تھے کبھی کبھی جہازوں کی بھاڑا داری کا جو نیا ڈھنگ نکالا تھا اوس میں شریف کا بھی حصہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے بڑھا ہوا تھا کہ حاجیوں کو جتنی تکلیف دیتے تھے خدا کیلئے دیتے تھے حاجیوں کو ذرا سی بھی تکلیف کیلئے اوس نے کبھی اور انکی خبر لیتے تھے انہیں خدا کیلئے جو کچھ زر لیتا تھا اور ان کی جان لیتے تھے تو محض حسبۃ للہ۔ بیچارے بدو لیرو دکھ دیا پر شک بھی تو ہے کہ تمام کام خدا ہی کی خوشنودی کیلئے کرتے تھے خدا کی بڑی عنایت ہو نظر بھی رکھتا ہو کہ انکا مقصد تھا کہ مسلمان حکام کو تو ہر شریف مسلمان اپنی اطاعت اور خیر خواہی سے راضی کریگا۔ مگر غیر مسلمان جیسے نصاریٰ کو خوش کرنا ان سے سازباز رکھنا اونچی اور نظیر نہ ملتا۔ یہ شریفوں کے وسیع اخلاق کی علامت ہے جہاں تک سنا جاتا ہے اونہوں نے اس امر میں صرف زبانی جمع خرچ نہیں کیا بلکہ کر دکھایا کہ دین غیروں کو راضی کیا کرتے ہیں کہ اسمیں اسلامی حکومت اور مسلمان برباد ہو جائیں۔ شریف کو جب یہ معلوم ہو گیا تھا کہ گورنمنٹ برطانیہ (شاید سلطنت عثمانیہ بھی) یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان جنگ کر طاعون کا دورہ دورہ حجاز کا حج نہ کریں اسلئے کہ انکے ذریعے سے حجاز میں اور حجاز سے شام و مصر میں اور مصر سے یورپ میں طاعون پھیلنے کا اندیشہ ہے تب سے شریف نے اسکا احرام باندھ لیا تھا کہ ہندوستان کے حاجیوں کو اتنی تکلیف دینی چاہیئے کہ پھر کبھی حج نہ کریں دو تین سال سے حاجیوں کو سخت تکلیف اور زحمت برداشت کرنی پڑتی تھی اگر حاجیوں نے زیادہ شکایتیں کیں تو شریف نے کسی قدر توجہ کر لی تھی

زبردست کا ٹھینگا

سنتے ہیں کہ مصر میں انگریزی فوجی عدالتیں بھی قائم کی گئی ہیں جو مصریوں کی زندگی میں ایک تلخ ذکر ہو گیا ہے انکا حاکم ہو یا دیگری دوران انکے حاکم اعلیٰ ہوں عرابی کا معتقد مصری انگریزی نوکریوں کے لئے نہیں ہو رہا ہے ان ممالک میں تیرا ایمان ملک کا ٹھیکا آشنا ہیں یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں ہر ایک کا دل انکو پسند کرنے کے قابل نہیں ہوتا لیکن یہ ہم بھی لکھیں گے اور ان کی جانچ کرینگے کہ جو کچھ ہوا بہتر ہوا ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ حاکم اور حاکم اعلیٰ کی منظوری سے تو جتنے افسر مقرر کیا جاتا ہے تم کیا جانو کہ انکو یہاں آنے اور رہنے میں کیا کیا تکلیفیں اوٹھانی پڑتی ہیں مگر خلق اللہ کی بہبودی کے لحاظ سے تمام زحمتیں برداشت کرنی ہی پڑتی ہیں ہم جیسے آسکتے ہیں تم انہیں دیکھتے کہ مصر کو کس طرح نوازش کرکے سے صاف کر دیا ہے پہلے جنکے دماغ میں فرعونیت سمائی ہوئی تھی اب کہیں کسیقدر آدمیت آنے لگی ہے۔ ہم رات دن انہی فکروں میں مستغرق ہیں کہ مصری بہ باشندہ بہ یونیہ مصر بنائیں مگر یہ کام کچھ ایک برس میں ہو جانا تو نہیں ہے۔ رفتہ رفتہ ہو گا۔ اور تب دیکھ لینگے کہ مصر کیا تھا کیا ہو گیا اور پھر یہ ساری محنت بے سبب۔ بلا غرض نہ حکومت کی خواہش نہ دولت کی حرص۔ صرف خلق اللہ کو فائدہ پہنچانا۔ اب جیسا ان بیچاروں کا سیاہ و سفید ہمارے ہی ہاتھ میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ جیسے اور ہم او نسوا چھی طرح واقف ہیں اور یہ دقیقت کر سکے کہ زبان کیا ہے چلنے پر نہیں سکتی۔ سوز بانکا بالکل ایک ہو جانا تو ذرا دیر طلب ہے مگر خیر بالفعل یہی سہی کہ ہم اپنی بولی کو رواج دیں کہاں زبان وہی ہے کہ مصری وہ ستم کی بلکہ تو جواب والا ان بیچاروں کا مگر زبان پر مجبور کرینگے انہیں عربی کیوں سیکھیں۔ بلکہ خوبی انگلش اور اونسی کی ہم

کرزن جی کا اول خون بہا جانا ہو گا

حوادیسہ ہر دلعزیز وائسرائے حضور لارڈ کرزن بہادر اور لارڈ کچنر کے درمیان جو چپقلش ہوئی اور کی فیصلہ تو پارلیمنٹ نے لارڈ کچنر ہی کی موافقت میں کیا مگر جب لارڈ کرزن نے استعفیٰ منت شانے کیلئے دوبارہ معمولی ترمیمیں پیش کیں تو پارلیمنٹ نے بھی اونکا دل بہلانے کی غرض سے کم و بیش ان ترمیموں کو منظور کیا پھر کیا تھا لارڈ صاحب مارے خوشی کے باغ باغ ہو گئے۔ اور اجلاس کونسل میں بڑے دھوم دھام کے ساتھ اپنی فتح کی خوشی منائی اور ایک لمبا چوڑا لکچر میں ہوم گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا کہ جس خوش سے میں اس معاملہ میں جھگڑا تھا وہ غرض حاصل ہو گئی اور ضروری اصلاحیں منظور ہو گئیں یوں تو لارڈ صاحب کا دل بہانا خوب ہے یا تاب ہے کہ اونہیں اس معاملہ میں کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی مگر کرزن کو کیا کیلئے وہ ایسی موہوم سی فتح پر خوب اپنے دل کو یہاں تک تو غنیمت تھا یہ اپنے منہ جتنی چاہے اپنی تعریف کریں۔ انہیں کون روک سکتا تھا۔ مگر اونہوں نے یہ غضب کر دیا کہ اظہار خوشی کے جوش میں وزیر ہند کی خوب لے دی کی۔ اور اس معاملہ میں اونکا سرد اور رسمت کہہ جھنی کی۔ اس سے پارلیمنٹ والے بہت بگڑ گئے کہ کیا خوب ہم نے تو انکی بات رکھنے کیلئے یہ اصلاحیں منظور کیں اور یہ پتلون سے باہر ہوئے جاتے ہیں اور اپنی حیثیت کو بھولکر وزیر ہند کی تو ہین کرتے ہیں۔ سر ہنری فولر نے پارلیمنٹ میں یہ بات چھیڑ دی اور اخبارات نے بھی قلم اوٹھایا۔ لارڈ کرزن کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ جنرل لارڈ کرزن بیچارے کو کسی پہلو چین نہیں۔ پہلے ہی بہت کچھ رنجیدہ تھے ولایت سے خبر آئی ہے کہ اب خدا جانے انکو وہ کیا رنج دیکر ہی رہیں

کرزن دیکھنے میں یہ امر مفتوح ہو گا اور اس کا اب تک ٹھیکا انکے ہاتھ اور نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا فرماتے ہیں ... (line running across the foot of the page, largely illegible)

ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے

جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ ہو سکتا ہے کہ روس اب بھی [illegible]
گیا گذرا نہیں ہے جاپان سے صلح کر لینے میں اپنا
کیا نقصان ہے۔ ویسے جو صلح کرنے پر روس آمادگی
ظاہر کی تو جاپان پھولا کیا ہو گیا۔ گو اور بڑھنے
میدان مار لیا اور بہت [illegible] ہے ہمارا [illegible]
ہے۔ اب اگر ہم ایسی شرطیں منظور کرنے پر اوس کے
مجبور کر سکتے کہ ہر وہ مراد پورا اُسکے قابل [illegible]
اسی زعم میں جاپان نے چند ضروری شرائط [illegible]
پیش کر لیں۔ اور جب ہو جانے کے بعد میں ظاہر
کر دیا۔ کہ [illegible] شرطیں منظور ہوں
تو خیر ورنہ صلح کا نام بھی نہ لیا جائے۔ بہادر روس کا
جوش شجاعت ابھی فرو نہیں ہوا ہے اور روس کی
سپاہیوں کے خون کی پیاس ابھی اون میں باقی
ہے مگر روس گرگ باران دیدہ اُن گیدڑ بھبکیوں
میں کیوں آنے لگا تھا اور نے بھی جواب دیا کہ
غیر شرائط صلح پر تو جب نوبت آئیگی غور کیا جائیگا
ابھی تم دوست بنکر نکلو تو مقرر کریں [illegible]
یہ ہیں کچھ ضروری معاملات طے پائیں اگر ہیں [illegible]
پیش آیا تو فضول زق زق ہے کیا حاصل غرض
کہ اس جنگ میں جاپان کی طرف سے بھی [illegible]
ظاہر کی گئی [illegible] مقرر ہو گئے [illegible]
ایلچی [illegible] ہی سے اپنی تقریر میں [illegible]
ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے کہ جاپان کو ہرگز
خیال نہ کرنا چاہئے کہ روس ایسا دبا ہے کہ
ذلیل شرائط کو منظور کر لیگا بلکہ میں تو یہ سمجھتا
ہوں کہ روس کی شرطیں [illegible]
کہ اس صلح کی امید ہی نہیں ہو سکتی [illegible]
[illegible]

دیکھئے یہ جوڑ کب تک پھڑکتی ہے

یورپ میں یہ باتیں جب کہ ہو رہی ہیں، انگریزی اخبارات
یہ خوف ظاہر کر رہے ہیں جو [illegible] جرمنی کی
بحری طاقت سے ہو رہا ہے [illegible]
گو معاملات [illegible] پر نظر ڈالتے ہوئے [illegible]
معلوم [illegible] آتا ہے کیا رنگ [illegible] نظر آتا
ہے خدا خیر کرے۔ جرمنی اور برطانیہ کا ہمیشہ
چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ مگر نہیں معلوم
کیا وجہ ہے کہ انگریزی اخبارات [illegible] کی طرح جرمنی
سے [illegible] ہو گئے ہیں۔ جرمنی نے جو دوسری [illegible]
یورپ کی دیکھا دیکھی اپنی فوجی قوت میں اضافہ
شروع کر دیا تو برطانیہ والوں کو یہ وہم ہو گیا کہ یہ
غیر ضروری تیاریاں خالی از علت نہیں ہیں اس میں
ضرور کوئی بھید ہے اور [illegible] وجہ ہے کہ [illegible]
ملکی ترقی اونکی آنکھوں میں کھٹکنے لگی ہے اور
[illegible] سے [illegible]
نے [illegible] انگلستان کے دماغ میں یہاں تک گھر کر لیا
کہ [illegible] برطانیہ [illegible] کہ ہماری
گورنمنٹ کیوں خواب غفلت میں پڑی ہوئی ہے
وہ یہ سمجھتی ہے کہ یورپ میں ہمارا کوئی دشمن نہیں ہے
اور یہ معلوم نہیں کہ یہ بغل [illegible] جرمنی ہمیں
[illegible]
کریگا۔ [illegible] کا یہ نتیجہ ہوا کہ [illegible] انگلستان
نے فوجی قوت کو [illegible] کے خیال [illegible]
اپنی [illegible] پالیسی کو برتنا شروع کر دیا [illegible]
[illegible] ہوشیار
ہو جاؤ [illegible] یورپ کی تمام [illegible] طاقتوں کی [illegible] نظر
سے دیکھ رہا ہے۔ یہ [illegible] اسی طرح چل گیا اور
[illegible] کا دشمن ہو گیا جرمنی [illegible]
ایک [illegible] ہے۔

جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے

پرنس [illegible] کا گورنر [illegible] مقرر ہو [illegible] میں مقام
[illegible] تھا کہ [illegible] پر اکتفا [illegible]
[illegible] ہو گئے [illegible] نکلا [illegible]
[illegible] یہ خیال [illegible] تو ہم [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] نہیں سکتے لیکن [illegible]
[illegible] مقرر ہوا تو [illegible]
[illegible] ۔ زبردستی [illegible] قائم
کرکے پرنس [illegible] کو وہاں کا مستقل حاکم بنا دیگو
غرضکہ چچا بھتیجے کی نیت [illegible] کا خوان
[illegible] اور موقعہ انتظار تھا۔ پرنس [illegible]
کو یہ تو یقین تھا کہ جہاں میں نے یہ [illegible]
[illegible] کا وقت آگیا تو وہ فوراً [illegible] کا
[illegible] دینے کیلئے تیار ہو جائیں گے مگر [illegible]
اپنے چچاؤں کی طرح۔ زمانہ کی اونچ نیچ سے [illegible]
[illegible] نہیں وہ سمجھا کہ شہر میں بغاوت کی آگ
[illegible] کی سلطنت کے استحکام
کی یہ تمام خرابیاں ہیں تو میری جانشینی امر [illegible]
اہم تصور کرکے میرے ہاتھ میں سلطنت کی باگ
دیدیں گے۔ مگر [illegible] یورپ [illegible] دیکھو
نہیں ہیں وہ فوراً سمجھ گئے کہ یہ چال [illegible]
نہیں سکتی اسلئے کچھ روز [illegible]
[illegible] مگر جب [illegible] نہیں [illegible]
دیکھا تو کہنے لگے [illegible] کر اسکا بھی کوئی
نتیجہ نکل سکتا ہے یا نہیں مگر [illegible] سزا
[illegible] جب [illegible] کی تو معلوم ہوا کہ [illegible]
باغیوں کے [illegible] ہیں [illegible]
انہوں نے [illegible] کہ اگر [illegible] خان [illegible]
تو ہمیں خاموشی اختیار کرنی پڑیگی اگر [illegible]
[illegible] رہیگا۔

کابل مشن

کابل مشن کی تکلیف لاحاصل جو لارڈ مینٹو کی زیر بار کی اور امیر حبیب اللہ خان صاحب کی مرادات اور مطالبات کی اور پھر مشن کی کامیابی یا ناکامی کا راز کسی سمجھ نہ آیا۔ اس کے پردے میں ایک اچھا مثلہ سمجھایا ہے کہ ایک کسان ایک روز اپنے کھیت میں ہل چلا رہا تھا کہ ایک شخص سے دوچار ہوا جن نے جو آدمی کی شکل میں بیٹھا تھا۔ کسان سے کہا جو تم اس کھیت میں بوتے ہیں۔ تمہارے ہل چلانے اور سینچنے سے ہمیں سخت تکلیف ہوتی ہے فصل پر جو کچھ پیداوار نکلے وہ ہم تمہارے لئے تم کھاؤ اور تمہارے گھر بیٹھے ہمیں سے لیا کرو اور کھیت کو آپ ہی جوتا اور سینچا کریں۔ کسان نے یہ سودا غنیمت سمجھکر جن سے اس مطلب کا تمسک لکھوا لیا جب سے جب وہی پیداوار میں اس قرار داد کا ذکر کیا تو سبھوں نے کہا کہ اس سودے میں تو تم کو بہت گھاٹا ہے۔ اور نے کہا اب کیا کیا جائے تو اس نے تمسک لکھوا لیا ہے اور انہوں نے کہا کیا بری بات ہے تم کو شکر جانا اور وہ تمسک جلا دو۔ اسی اثنا میں کسان کے گھر والوں کا ایک بل نے بہت ستا رکھا تھا اور انہوں نے اسکو پھانسنے کے لئے ایک پھندا لگا رکھا تھا جس میں بلی پکڑی گئی تھی اور وہی پھندے میں پھنس گیا۔ کسان اسکو مسکین کو مارنے لگا۔ جن چلایا کہ میں تمہارا دوست ہوں۔ اور کہیں ہم تمہارے بھی کچھ کام آ کر دوستوں کے مشورے سے میں وہ اقرار نامہ پڑھنے آیا تھا۔ کسان نے کہا جو اچھا ہوا وہ تمسک کے پھٹنے کی مجھے بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اب تم جس اتفاق سے آ گئے ہو تو دونا عہدنامہ لکھ لیں صرف بات یہی ہے کہ جنے میں نے کھایا تھا اور ...

لارڈ کچنر اور لارڈ کرزن

دنیا الٹ پلٹ ہو جائے۔ آندھی آئے طوفان آئے مگر نا ممکن نہیں کہ ہمارا پیشینگوئی میں بال برابر فرق آ جائے۔ ہم نے کہہ دیا تھا کہ لارڈ کچنر کی جیت ہو گی اور لارڈ کرزن اپنا سا منہ لیکے رہ جائینگے۔ آخر یہی ہوا۔ زمانہ کا رخ جانتے اور گورنمنٹ کے مزاج پہچاننے کا ملکہ جو خصوصیت کے ساتھ ہمکو حاصل ہے اسنے پہلے حسب معمول جو کہلوا دیا تھا اسکا وقوع میں آنا ایسا ہی ضروری تھا جیسا مرزا قادیانی کی پیشینگوئیوں کا غلط ہونا۔ لارڈ کرزن نے لارڈ کچنر کی اسکیم کی مخالفت میں جو کچھ پہلے لکھا تھا وہ وزیر ہند کے روبرو گر گئے۔ روس کے خوف سے ایک تو ویسے ہی لندن کے باشندوں کے پتلون کے بٹن ٹوٹے جاتے ہیں۔ دوسرے لارڈ کچنر نے اسی خوف کی رخنہ بندی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اور لارڈ کچنر کی یہ تمام تجویزیں اوس رخنہ بندی کا سلسلہ ہیں۔ پھر لارڈ کچنر کی تجویزوں کو رد کر دینا گویا روس کو ہندوستان میں آنے کی دعوت دینا ہے۔ اور بندر کا تماشا دکھانا ہر سکرٹری آف اسٹیٹ اگر کہیں دلیر بہادر کی دلفریب باتوں میں آ جاتے اور لارڈ کچنر کی ہم بھی مخالفت کرتے تو لندن کے ... اون کا غیظ الیتے۔ مگر اسکو ہم ملتے ہیں کہ یہ اسکیم آب زمزم سے دھوئی ہوئی پاکیزہ ہے کہ معاملہ روس کا خوف نہ ہم کو ہے اور کچنر صاحب

وہمی سیلاب

کے خوف کے مارے بڑا دھانہ بنا رہے ہیں بیچارہ ہندوستان اناڑیوں کے زیر مشق ہے۔ اور ہمارے وائسرائے بہادر لارڈ کرزن بالکل حق پر ہیں۔ ہندوستان کی حمایت اور طرفداری میں ایک ہی کام انہوں نے کیا ہے جس کو بیان کرنے میں وہ ممکن ہے کہ بڑے مبالغہ سے کام لیں۔ اور ہندوستانیوں کے سر پر احسان کا چھپر رکھ دیں۔ مگر لارڈ کرزن کا عمر بھر میں ایک دفعہ اناالحق کہنا تھا کہ قاضی ہند یعنی ہندوستان پر قضا لانے والے سکرٹری آف اسٹیٹ نے سولی کا حکم دیدیا۔ بیچارے لارڈ کرزن مظفر و منصور ہونے پائے۔

اب ایک تو نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ۔ شرمندگی مٹانے کے لئے دلیر بہادر نے ایک طرف تو لارڈ کچنر کو گانٹھ لیا۔ اور دوسری طرف کچھ ترمیمیں اپنی طرف سے پیش کر دیں۔ گو خیر وہ تجویز تو منظور ہو گئی۔ اب یہ ترمیمیں منظور نہ ہوتیں۔ تو اینجانب ہندوستان میں ٹھہر نہیں سکتے۔

سکرٹری آف اسٹیٹ بھی چلتا پرزہ معلوم ہوتا ہے۔ ضروری باتیں تو نامنظور باقی وغیرہ منظور کر لیں۔ اب دیکھیں لارڈ کرزن کونسا پہلو اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ یہی ایک آخری پہلو تھا سو اس میں بھی ناکامی رہی ہمارے نزدیک تو انکا استعفا دینا ہی بہتر ہے۔

پچھ رہ کنوؤں میں کتنی دیر ہی میں ہو سکتے ہیں۔ ایک کنوئیں سے ہزاروں آدمی کس طرح نہا سکتے ہیں۔ لیکن اس ہڑبونگ سے کیا ہو سکتا ہے۔ پھر درویش بر جان درویش۔ کالا لوگ اسی قابل ہیں۔ کچھ پرواہ نہیں۔

الراقم ———

نیازمند محمد حسین   لاہور

گرمی خانم پر پانی پھر گیا

گرودیو جی پنجاب ور صاحب۔ نمستے۔ ارباب ترم کون ہو ہم نہیں سمجھتے۔ اچھا نہیں سمجھتے تو لیجئے بندہ ہی بتلائے دیتا ہوں سمجھئے۔ کیوں گرودیو جی۔ گرمی خانم کی گرما گرمی سے تو عجب نہیں کہ آپکے مزاج مبارک کا تھرمامیٹر بھی ایک سو چار ڈگری سے تجاوز کر گیا ہو۔ اور ہمارے شہر کی حالت کچھ نہ پوچھئے کہ گرمی خانم نے زبان بھنڈور کلکتہ میں وہ گرما گرمی دکھائی کہ اچھے خاصے لوگ گرم ہو بلبلائے تپش کی تپش بلانے کے سبب کے سایہ کی ضرورت پڑ گئی۔ اور ادھر بازاری ایسے پھرے تھے جیسے خیرست کی تنگ نام گلیوں کوچوں میں اس طرح سے پڑا ہو پڑے رہتے تھے جیسے خانہ بدوش تھا۔ اور شدت پیاس کی یہ کیفیت کہ حلق کی ہر رگ پانی کی عنایت کو جانے۔ اور ہر ایک پسینہ سے غسل بن ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک بے جانے کا نام نہیں۔ اور اگر کسی نے پیاس بجھانی چاہی تو خشک پانی ملا تو نری جو تھا وہ برف کا۔ مگر اسی گرمی خانم نے دیکھا کہ اگر برف کی بیان بہت سے روپیہ بھی تو ہمارا ہندو ہارا سکے گا کہ گرمی نے تپش کیا۔ سوڈیسی کوئی ترکیب ضرور ڈھونڈ نکالی ہیں پہلی پہلے ہی جانے منہ بند ہو گئے اور پانی نہ ملا۔

برفکی بالکل بیا۔ سو معلوم کہ اسنے آگ کمپنی ہے شیک سینڈ کر کے اون لوگوں کو کیا سکھلا پڑھا دیا کہ برفیات خود ان لوگوں کی مشین ہی میں کوئی ایسا انگ لگا دیا کہ برف ہی مشین میں بہت کم تیار ہونے لگی پھر تو برف کی وہ قلت ہوئی کہ جہاں دو پیسے چار پیسے سیر ملتا تھا وہاں چار آنہ آٹھ آنہ بلکہ آنہ روپیہ سوا روپیہ سیر تک کی فروخت کی نوبت ہو گئی تو بیچارے غریب اس سے بھی صبر کر بیٹھے کیونکہ بھلا غریبوں میں اتنی ہمت کہاں تھی کہ جو سوا روپیہ سیر کی برف خریدتے۔ لاچار اور ہر چہار طرف سے لوگوں کی یہی چیخ پکار کہ ہائے گرمی نے مار ڈالا۔ ہائے گرمی نے بے چین کر دیا اور واقعی امسال شدت حرارت آفتاب الدولہ کی تو یہی گمان ہوا کہ بوجہ قرب قیامت کے کہیں میاں شمس الدولہ صاحب ہی تو نہیں نیچے کو کھسک آئے ہیں کہ جس سے گرمی خانم کی یہ گرما گرمی ہو رہی ہے۔ اور خشکی گاڑیوں کے گھوڑوں اور بیلوں کی حالت کچھ نہ پوچھئے پیٹنے ان بیچارے بے زبان مویشیوں کی تو یہ حالت ہو رہی تھی کہ بوجہ لادے گاڑیوں کو کھینچتے کھینچتے شدت حرارت آفتاب و شدت پیاس کے جہاں کہیں منہ کے بل گرے۔ وہیں بیچارے دم بخود ہو کر گرمی خانم کی بھینٹ چڑھ گئے اور ادھر کلکتہ کی الگ یہ چیخ پکار کہ ہائے الامان الحفیظ۔ گرمی الدولہ نے تو غضب ہی کر دیا کہ ایسے ایسے گرمیوں میں ایک ایک بالشت کے دھان و ہات وغیرہ تیار ہو دیکھ بھوئے تھے۔ اون سبھوں کو جلا جھلسا کے خاک سیاہ کر دیا۔ اور اکثر کارخانوں سے بھی نت نئی یہی صدا آنے لگی کہ آج فلاں کارخانہ کے فلاں صاحب بہادر گرمی سے حواس ہو گئے آج فلاں بیہوش ہو کر رہا تھا گرمی سے ہو گئے۔

چنانچہ گذشتہ ماہ جون میں جو دو میونسپلٹی کے بنگلیوں اور بھنگیوں کی تنخواہ بانٹنے کو تھی کہ کیشیر بابو بنگال بنک سے روپیہ لئے ہوئے جونہی آفس میں پہنچے کہ غش کھا کر انالله و انا الیہ راجعون زمین پر ہو گئے۔ کیونکہ ایک تو ادھر روپیوں کی گرمی۔ اور دوسرے ادھر گرمی خانم کی وہ گرما گرمی کہ خدا دے اور بندہ لے۔ اور تیسرے آپ تھے بنگالی مہاشا بیلی دال و مچھلی بھات کے کھانے والے۔ بھلا ان میں اتنی تاب طاقت کہاں کہ جو دونوں گرمیوں کی برداشت کر لیتے اور اصل پوچھئے تو ایک طرح سے تو انکو نیم عشقی ہمیشہ ہی رہتی ہے کیونکہ آپ جینا بیگم کے عشق میں سوکھ سا کر کے لکڑی تو کیا بلکہ شب و روز ملا کرتے ہیں کہ ادھر تو تنخواہ ملازمان میونسپل کو پیمنٹ کرتے جاتے ہیں اور ادھر خود ہی عشقوں کا صیغہ گردانتے جاتے ہیں۔ جبھی تو انکو ویسا ایک فرشتہ کے ملازمان کی تنخواہ پیمنٹ کرتے کرتے رات کے بارہ بج جاتے ہیں جبھی سے بیچارے ملازمان کو سخت دقت و مصیبت کا سامنا ہو رہا ہے۔

لاحول ولا قوۃ ما بدولت کا قلم کا۔ کیونکر ہو گیا کہ کہاں تھے اور کہاں نکل آئے۔ ابھی جناب ابھی بوجہ شدت حرارت آفتاب الدولہ کی جو گرمی خانم کو یہ کھلاہٹ کا موقعہ کیا ملا کہ اوسنے وہ جل بھون مچا دی کہ تو بہ ہی بھلی مگر فضل خداوند کریم کو ہمارے کب یہ منظور تھا کہ اپنے بندوں کی اضطرابی و بے چینی کو دیکھکر چشم پوشی کر جاتا۔ آخرکار رحمت الٰہی جوش میں آ ہی گئی۔ اور آتی بھی کیسے نہیں آخر کہاں تک سات ہر خاص و عام کی شب و روز

دعاؤں کے علاوہ یہاں چیخ پکار ہو رہی تھی کہ
لیسے ع دینا بنیا دانگ پینا دو بہوکا ہے
برسائے پنیا پھر کیا تھا رحمت برس ہی پڑی
اور علاوہ اس کے اب ہر موسم ... اور جون کے
پرچہ میں آپ لیسے گرو گھنٹال کی یہ پیشنگوئی
ہو ہی چکی تھی کہ آخر آخر جون میں نہیں۔ تو
جولائی کے اول ہفتہ حصہ میں ضرور بارش
ہوگی۔ سو اس موقعہ پر یہ پیشین گوئی بھی آ کچھ
ٹھیک ٹھیک ہوئی یعنی ۱۰ جولائی
کو تو شام ہونے لگی لیکن موجودہ
جولائی کو ایسی زناٹے دار بارش ہوئی کہ
گویا خانم پر پانی پھر گیا۔

نوٹ :۔ ہوڑا گھولا ڈانگہ کی ایک بازاری
رنڈی کو غنڈہ دل سے خوب شراب پلا کر منہ
میں کپڑا ٹھونس کر گلا دبا کر مار ڈالا۔ اور جو کچھ اسکا
زیور روپیہ پیسہ وغیرہ تھا وہ سب لیکر چلتے
ہو گئے۔ پولیس قاتلوں کی کھوج اور تلاش
میں تو بہت سرگرم ہے۔ مگر قاتلوں کا ابتک
کوئی پتہ نہیں چلا۔

راقم

ایک لوکل مخبر از مقام ہوڑہ دفتر خانہ

اپنی پڑی ہے

بچوں کے قبلہ گاہ۔ ظرافت کی کان پنچ خان
گڈ مارننگ سر۔ کہئے اپنی غرض کی بھی کچھ فکر ہے
کہ نہیں یا ابھی اپنی پڑی ہے۔ ابی حضرت کیا
سویرے ہی سویرے دیوانہ وار بکتے جھکتے
چلے آئے ہو۔ کہیں بھنگ افیون تو نہیں
کھا گئے جسکی پینک ابتک دماغ مبارک کو
جھونکے کھلا رہی ہے۔ تو بلا حول ولا قوۃ۔
آپنے بھی کس شئے کا نام لیا۔ جس سے زبان بھی
ناپاک ہو گئی۔ نل تلے جا کر ایک سو ساٹھ بار مضمضہ
کر آؤ۔ اور بیٹھ کر سنو۔ ہمیں تو اپنی پڑی ہے۔
ارمان کیا اپنی پڑی ہے۔ کچھ دہن شریف سے
اور کلو صنے کہ جون ہی سے ... لگا کر دے گئے جو حضرت
جنون تشریف فرما ہوئے ہیں تو فصد کھلواؤ
قلابہ کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاؤ۔ اگر مرزا
قادیانی کے چیلے چانٹوں کا اثر پڑا ہے تو آب
زمزم سے غسل فرما کے استغفار کرو۔ ابی حضرت
توبہ کیجئے مادہ ولیت بھی نہیں ایسے مکار زمانہ
کے دم جھانسوں میں آنے لگے ہیں۔ ایسی
مسیحیت کو سات سلام۔ خدا محفوظ رکھے
ہر بلا سے مصیبت اور مرزا کی دغا سے اپنا
وظیفہ تو اب یہی ہے کہ اپنی پڑی ہے۔ بھئی
کیا اپنی پڑی ہے۔ کہیں سے جھاڑو پڑی
ہے۔ مار پڑی ہے کہ روس پر پھٹکار پڑی ہے
کہ اپنی جان کی پڑی ہے۔ آخر تمہاری اس
بکواس کا مطلب کیا ہو۔ بہت خوب جھاڑو پڑے
سفید کل اور کھیت بالٹی کے طواف کرنے
والوں کو۔ مادہ ولت سے واسطہ لیکن پنچ
خان عقل کے ناخن لو ہوش سنبھالو آبادی
میں رہتے ہو یا کہیں ویرانہ میں آشیانہ بنا
رکھا ہے۔ دنیا میں رہکر یہاں کی جہالت
زمانی ہوتے زمانے سے بے خبری۔ سنو اگر یہی
سننے کا شوق چرایا ہے تو چار زانو با ادب بیٹھ
اور لاٹ نانے شاہ پر گیارہ بار اپنی پڑی ہے کا
فاتحہ پڑھ ... بکل کاٹنے سے بس ہو جاؤ اور سنو
اندھیر جہان لگا ۱۰ انشاءاللہ اپنی پڑی ہے کا
تلاطم مچا ہوا ہے۔ ہر جانب اپنی اپنی ڈفلی
اپنا اپنا راگ والا معاملہ ہے۔ یار لوگوں کی
شکم سیری ہوئی تو زمانہ بھر کا رے انکی
بلا سے ... اپنی آرام سے گذرتی ہے خوب گزرتی
خبر خدا جانے؟ دولتمندوں کو اپنی پڑی ہے اگر
وہ مبارک کا ہی لقمہ تر بیٹھا اور ملیدہ فوراً منہ میں
ہاتھ لیا تو ... ہے۔ کوئی غریب بھائی بھوک
کی شدت کے مارے قل ہو اللہ پڑھا کرے تو
پڑھا کرے اپنی توند شریف پڑھنے سے کام
ہمیں تو اپنی پڑی تمہیں اپنی پڑی۔ روس
کو اپنی پڑی ہے کہ تمام منچوریا خود بھی ہڑپ
کر جائے چین منہ تکتا ہے۔ جرمن کو اپنی
پڑی ہے کہ مراکو ہضم کر جائے۔ فرانس کو
اپنی پڑی ہے۔ انگلینڈ کو اپنی پڑی ہے ٹرکی
کو اپنی پڑی ہے کہ فرس یورپ کے ہتکنڈوں
سے نجات ہو۔ بیچاری گورنمنٹ کو اپنی پڑی ہے
کرسٹ چھوٹوں ڈولتے کمائی لگائے خلق عالم
کہ گمراہی کے گڑھے میں گرے مکان والوں
کو اپنی پڑی ہے کہ کرایہ زیادہ ہو۔ منحوس ٹمی
لے تو یہ میونسپلٹی پیادوں کو اپنی پڑی ہے
کہیں سے ہاتھ لگے۔ مر جائے کیا نی
کو اپنی پڑی ہے کہ پانچوں گھی میں اور سر
کڑاہی میں والا معاملہ ہوتا ہے۔ کسی کی
ہدایت اور گمراہی سے اسے کیا غرض۔ ہر ایک
اس شعر کا مصداق بنا ہوا ہے ؎ گر از
نیستی دیگرے شد ہلاک ؛ مرا ہست بط را
ز طوفان چہ باک ۔ اپنی فلاح اور بہبودی
میں اسقدر منہمک ہیں۔ غیروں کا خیال
تو کیا وہم تک آنا بھی حرام ہے۔ فکر ہے تو
اپنی۔ خیال ہے تو اپنا۔ گنج قارون کے مالک
بنکے رنگ رلیاں منائیں۔ ہماری چاندی ہی
چاندی ہوتی ہے۔ بلا سے غیروں کو پھوٹی
کوڑی بھی میسر نہ ہو۔ عیاشوں کو اپنی پڑی
کہ کوئی مہ جبین ہشت و سالہ اے تو بہتر وہ
سالہ سے ... کلیجے سے ازدہام ...

سردار محمد یعقوب خان

متواتر خبرین آرہی ہین کہ سندھ کے زمیندارون نے میر الہٰ بخش کی جگہہ پر سردار محمد یعقوب خان کو بمبئی کی کونسل کی ممبری کے لئے انتخاب کیا۔ ہمارے خیال مین سندھ والے اس سے بہتر انتخاب کبھی نہ کر سکتے۔ ہمارے بمبئی والے ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ وہی سردار محمد یعقوب خان ہین جن کو پلیگ کے زمانہ مین گورنمنٹ نے بمبئی مین اسلئے مقرر کیا تھا کہ پلیگ کمیٹی کا خاطر خواہ انتظام ہو اور عموماً دیسیون مین اور خصوصاً مسلمانون مین پلیگ کمیٹی کی طرف سے جو بدگمانیان پھیلی ہوئی تھین وہ رفع ہون۔ سر جیمس نے جو اوس وقت سندھ کے کمشنر تھے سردار موصوف کی بڑے زور سے سفارش کی تھی اور طاعون کمیٹی کے انتظام کیلئے انکی موزونیت بڑی معقولیت سے ثابت کی تھی۔ سردار موصوف کی بمبئی تشریف لانے کے بعد واقعی ایک عجیب اطمینان اور سکون مسلمانان بمبئی کو حاصل ہوا تھا۔ وحشت اور اضطراب بالکل دلون سے جاتا رہا تھا۔ اسکی خاص وجہ یہی تھی کہ اعلیٰ افسران محکمہ تو رہے ایک طرف۔ یہ چھٹ بھئے لوگون کو بہت ہی ستاتے تھے۔ اور لوگون کے دلون مین ایسی ہول اور دہشت پیدا کرتے تھے کہ پناہ بخدا۔ ان چھٹ خوردون مین دو قسم کے لوگ تھے۔ ایک تو قلیل تنخواہ والے سرکاری آدمی جنکو ایسے موقعہ پر اپنی جیب بھرنے کے سوا اور کچھ نہین سوجھتا۔

دوسرے وہ حضرات جو بطور مددگارون کے تھے۔ ان مین سے بعض نے تو وہ ہاتھ مارے ہین کہ

تسمہ تک لگا نہین رکھا

پلیگ کے قبل انمین سے بعض ایسے بھی تھے جنکے پاس سو دو سو کی پونجی بھی مشکل سے نظر آتی تھی۔ اور وہی اب دس دس بیس بیس ہزار کے مالک بنے بیٹھے ہین۔ خدا کی قدرت ہے کہ ہر چیز مین اوسنے دو پہلو پیدا کئے ہین۔ اسی پلیگ نے بہتون کے گھر اوجاڑ دئیے۔ بہتون کے خاندان برباد کر دیا۔ اور اسی پلیگ کی وجہ سے بعض دھناسیٹھ بن بیٹھے ہین۔ خصوصاً پلیگ کمیٹی دیسیون سے تو واقف تھی ہی نہین ایرا غیرا نتھو خیرا سبھی کو کمیٹی مین شامل کر لیا تھا اونہون نے اپنا مطلب نکالنے کے لئے ایسی ایسی نالائق حرکتین کین کہ ایک طرف تو رعایا کو نہایت ہی مضطر اور پریشان کر دیا اور دوسری طرف کمیٹی کو بہت بدنام کیا۔ سردار صاحب نے بتدریج ایسے لوگون کو چھانٹ چھانٹ کے الگ کر دیا۔ اور جو کچھ باقی تھے انکو شرارت کا موقعہ ہی نہ دیا۔ انہین مین سے بعض لوگ خانصاحب اور راو صاحب بھی ہوگئے ہین ان پلیگ کے بعض خانصاحب اور راو صاحب سے لوگ اب بھی ایسا ہی نفرت کرتے ہین جیسی پلیگ کے کیڑون سے۔ ہان اس کمیٹی مین بعض شریف اور معزز لوگ بھی تھے مگر بہت کم تھے اگر وہ بھی نہ ہوتے تو یہ جیب کترے خدا جانے کیا ستم ڈھاتے وہ تو خدا ہی کی کچھ عنایت تھی کہ سردار صاحب تشریف لائے اور انہون نے ان شریرون کی [illegible] ماندی ورنہ پلیگ سے بڑھکر ان پلیگ پھیلانے والون نے صفایا کر دیا تھا غرضکہ سردار صاحب نے اپنی خدمت بہت ہی خوبی سے ادا کی گورنمنٹ اور رعایا دونو کو خوش رکھا۔ سردار صاحب کی رخصت پر اسوقت کے گورنر لارڈ سینڈہرسٹ نے نہایت ہی پر زور الفاظ مین

حسن خدمات کی داد

دی تھی۔ اسمین ذرا بھی شک و شبہ نہین کہ رعایا کی بدگمانیون کو رفع کرنے سرکاری اغراض اور منشا کو لوگون کے ذہن نشین کرنے اور حاکم و محکوم مین ربط و ضبط بڑھانیکو ایسے ہی حاکمون اور افسرون کی آجکل سخت ضرورت ہے۔ جیسے کہ سردار محمد یعقوب خان ہین سردار موصوف بمبئی سے رخصت ہونے کے بعد جاگیر کنال کی زمینداری کے انتظام پر مامور ہوئے تھے وہان بھی سنا ہے کہ سردار موصوف اپنے عمدہ انتظام سے گورنمنٹ کی شاباش اور زمیندارون کی شکریہ کے مستحق ہوئے اور بالفعل سردار محمد یعقوب خان ریاست خیرپور سندھ مین کرسی وزارت کو رونق دے رہے ہین یہ سردار موصوف کے انتظام کی خوبی ہی کا نتیجہ ہے کہ سندھ کے زمیندارون نے گورنر بمبئی کی کونسل مین اپنی وکالت کے لئے انکو منتخب کیا گو ابھی سردار موصوف کی تقرری کے لئے سرکاری منظوری باقی ہے جو بہت جلد ہو جائیگی اور منظوری ہو گئی تو زمینداران سندھ کو خصوصاً اور علاقہ بمبئی کے مسلمانون کو عموماً اپنی قسمت پر ناز کرنا چاہئے کہ ایسا بے غرض نیکدل جفاکش اور قومی ہمدرد بمبئی کی کونسل مین انکی وکالت کے لئے مامور ہوا ہے سردار موصوف کے کونسل مین مامور ہونیکی خوشی خاص اسلئے ہے کہ وہ کونسل مین حاکمون کی ہان مین ہان ملانے والے آدمی نہین ہین اسلئے کہ حکام کی خوشامد اور انکی نظرون مین وقعت حاصل کرنے کے لئے یا خطابات حاصل کرنیکو لے ہوتی ہے اور سردار موصوف کو ان باتون کی ضرورت نہین ہے۔ گورنمنٹ اونکی وقعت کرتی ہے اور خطابات بھی انہین مل چکے ہین صاحب قوم مین ہر دلعزیز ہونا باقی ہے سو بھلا یہی موقع آگیا ہے ہمکو یقین ہے کہ کامیابی سے سردار موصوف خطابی سردار سے قومی سردار بن جاوینگے۔

معرکہ آرائی

دوستوں کی اقسام

ظرافت کی جیتی جاگتی تصویر مولانا پنچ بہادر علیک سلیک کی آپکے ہان کمی کیا ہے۔ اور فرماتے ہیں مفضول ہے اسلئے دوچار باتیں تجربہ کی ہدیۂ پیش ہیں۔ سنئے اور متنبہ ہو جئے۔

عنقا کا ملنا ممکن ہے مگر فی زمانا دوست کا ملنا محال کیا معنی کہ دوست تو روشنائی ڈھونڈنے سے ملجاتے ہیں مگر اصل دوستی دنیا سے مفقود۔ آجکل کے دوستوں کی اقسام اور تعریفیں سنئے۔

دولت کے دوست :۔ جبتک دولت ہے سایہ کی طرح ساتھ ہیں۔ افسوس کی دھوپ آئی دوستی کی چھاؤں غائب جبتک کسی کے سر پر زر علیہ السلام کا سایہ رہتا ہے اوس کے چتر چھاؤں میں ہزاروں حشرات الارض کی طرح دوستی کا دم بھرنے والے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اون کی واہ واہ کی صداؤں سے بہرکار بھولا کیا بنجاتے ہیں۔ انگی چکنی چپڑی باتوں سے نہیں سمجھتے کہ یہ شہد کی مکھیاں ہیں جو اڑ جائینگی اور ہم پڑے اینڈتے رہینگے سو مفت کی پیتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہان : رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی ایکدن :

رنڈی کے دوست :۔ زر دار دن ہو تو جی جان ہے جیبیں بھر تو بیٹھا جیب کی بھی لگاوٹ کی نظر ہے۔ جیب خالی۔ پھر کاہیکو وہ پوچھنے والی۔ صبح سے شام ہو جائے مگر آنکھیں سے بہی اودھر نظر ہونا نصیب نہیں۔ نتیجہ ظاہر ہلوہ کوڑی کے تین تین ہو گئے۔ سارے جہان کی کالک الگ منہ میں لگی۔

اماں کے دوست :۔ نئی روشنی کی ڈکشنری میں باپ کے معنے اماں کے دوست ہیں۔ کیا معنے کہ پرانے دقیانوسی خیالات کے آدمی یعنے انگرکھہ پائجامہ پرانی وضع کے لباس والے آدمی کو نئی روشنی کی عینک لگا کر ٹھیٹ بیلون ڈانٹ کر کیا معنی خاصہ صاحب کا بچہ بنکر باوا کہنا بڑی شرم و غیرت کی بات ہے۔ پھر کوئی پوچھے تو جواب دینا ضرور ہے۔ کہدیا جائے کہ اماں کے دوست یعنے والد ہیں۔

عاشق۔ ایک رنڈی کے دوست بنے۔ اور جینے اور بلند پروازی کی وہ عاشق ہوئے سو عاشقی چیست بگو بندۂ جانان بودن ؛ دل بدست دگرے عاجز و حیران بودن ؛ لیکن اب عشق کیا ٹھہرا کہ ایک ہاتھ کا کھیل۔ صبح شام کا نوالہ۔ جب چاہا کہا یا اور جب چاہا اوگل دیا۔ صبح کو ایک کے عاشق بنے تو شام کو دوسرے کے۔ کوئی اچھی صورت سامنے سے گذری دیکھتے ہی ریشہ خطمی ہوگئے خواہش نفسانی کا غلبہ ہوا۔ عاشق بنگئے۔ پہلی عزت کے درپے ہوئے تا حصول مقصد دیوانہ اور باولا ہے۔ کسی طرح ہتھے چڑھایا۔ شربت وصل چکھا یعنے منہہ کالا کیا۔ روحانی استفراغ کے ساتھ ہی عشق کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ دوسرے روز پھر کسی نئے عشق کا جن سوار ہوا۔ غرض عشق ہر وقت موجود۔ اور ہر روز میں کسی سیدیم معشوقے پیدا است ؛ (باقی آیندہ)

راقم

ظرافت باز خان دلسوزی

مرے کو ماریں شاہ مدار

ارے ہان بیٹا پہوٹ ! کیا اللہ میان خفا ہوگئے کر ظالمون ملعون کے ساتھہ بیعنہ خان بہادر پر بہی حملہ کا حکم صادر فرمادیا۔ اور ساتھہ ہی طپش کو بھی ارشاد ہوا کہ تو بھی خوب زور سے پیشتر پیش کرے۔ خیر بھئی اول اول گرا در مشغول ذکر کے لئے پانی سے بے انتہا امداد ملی رہی تھی ملن میں بار باروں نہاتے تھے۔ تازہ اور ٹھنڈا پانی پیتے تھے۔ کیونکہ برف تو صرف امیروں ہی کا حق ہے اور غریبوں کے مقسوم میں کاہیکو چھنے لگی تھی۔ بیچارے غریب نہا دہوکر اور ٹھنڈے پانی سے ہی دل سرد کرلیا کرتے تھے۔ اور مولی کی جان کو دعا کیا کرتے تھے۔

مگر ان دنون چونکہ طپش غیر معمولی پڑ رہی ہے اور خداوند کریم نے بارش کو کسی اور موقعہ کے واسطے روک رکھا ہے۔ اسلئے میونسپلٹی کو بھی غریبوں سے بدلہ لینے کی خوب سوجھی اور جھٹ سے کنوؤں میں دوائی ڈالنی شروع کردی اور دلمیں خیال آیا کہ یہ ناقدر شناس اللہ میان کی نعمت کی قدر نہیں جانتے۔ اودہر اللہ میان نے اوپر سے پانی بند کردیا ہے نیچے سے ہم ہی پانی بند کر دیں۔ پھر دیکھیں کیسی بہت شکایت کرتے ہیں اور کسکے آگے کرتے ہیں۔ چنانچہ لاہور کے بیچ دروازے کے کئی علاقوں ذرہ ایکدم ڈال دیگئی۔ اب غریب اگر چاہیں تو کہاں سے اور پئیں تو کیا۔ مثل مشہور ہے کہ زبردست کا ٹھینگا سر پر۔ ڈر کے مارے کوئی دم نہیں مار سکتا اور مزا یہ کہ کئی دن کے بازار میں کوئی سرکاری نلکا بھی نہیں ہے۔ پہلے یہ دستور تھا کہ اگر علاقے میں چار کنوؤں میں دوا ڈالی جاتی تھی تو چار چھوڑ دئے جاتے تھے ایکے (سہو) پر دو کنوؤں میں سے صرف ایک چھوڑ دیا گیا۔ آپ جانتے ہیں کہ

ونڈسا فقسی میں چند ایک ایسے بھی ہیں جو اوڈ
عزا وغیرہ کے لئے کرایہ پر رہا کرتے ہیں۔ سالقم
بارک فہیم۔ نہیں تو ہر طرف یہی چرچا ہے۔ ادبی
کو اپنی پڑی بزازون کو اپنی پڑی ہے۔ دکانداروں
کو اپنی پڑی ہے۔ عطرفروشوں کو اپنی پڑی ہے۔
حلوائیوں کو اپنی پڑی ہے۔ جسے دیکھو اپنی پڑی
ہے۔ بیڑیوں کو خدا کی پڑی ہے۔

راقم

زمانے کی یہ کیا حالت ہوئی ہے
جسے دیکھو اوسے اپنی پڑی ہے

بقلم
حضرت ابوالمذاق ستمزآبادی۔ ازبمبئی

چٹ منگنی پٹ بیاہ

ابی میاں پنچ بہادر صاحب۔ رام رام نمستے
اجی گڈ مارننگ۔ سلام علیک۔ بھی کہئے کہ خیریت سے
آئیے … اور بایان قدم ٹرالے گئے۔
کہئے مزاج تو اچھا ہے نا۔ (پنچ) ارے میاں
تم کون ہو۔ اور کہان سے آئے ہو۔ (ابی میاں)
مہربان ضلع شاہ آباد سے کلکتہ اور کلکتہ
سے بھاگا ہوا آپ کے پاس آیا ہوں اور
ایک مصالحہ دار چٹ پٹی خبر لایا ہوں (پنچ)
تو بس جلدی سے کہہ ڈالو سنئے۔ میں
… ایک پیالی چائے اور دو
بسکٹ اور … بیگم … کیجئے
تو گرما گرم خبر سنئے۔ تو بس ٹھنڈے ٹھنڈے
یہان سے سدھار گئے۔ یہاں جیسے …
کا سبق اوستاد سے پڑھا ہی تھے۔ واہ میرے
واہ اسی پر … کا دعوی۔ اور آپ خفا
ہوگئے تو دوڑ … کے ذرا کانون کو پٹ
پٹا ڈالئے اور … سنئے

کلکتہ کلنگا بازار سٹریٹ۔ میں ہمارے نواب
صاحب بہادر … کے یہاں ایک برہمن
قوم برہمن نوکر تھا۔ آپ تاریخ ۱۲ جولائی
… کو ایک معشوقہ کی خاطر دائرہ اسلام
میں آ گیا۔ کہئے آپ بڑے لال بجھکڑ ہیں۔
بوجھ تو ضرور گئے ہوں گے۔ اور اگر کچھ کسر
باقی رہ گئی ہے تو اوسکی تشریح سنئے۔ وہ
یہ کہ ایک رنڈی کسی … کی ہی تھی … پھنس
گئی۔ بس پھر کیا تھا برہمن کی رال ٹپک
پڑی۔ لیکن رنڈی بھی چالاک۔ اور آپ چلے تو
کلکتہ کی آیا دیکھن کی رنڈی تو آفت کی
پرکالہ ہوتی ہیں۔ اوسنے برہمن دیوان
سے کہا کہ دائرہ اسلام میں آ جا اور خوب
گہرے اوڑو۔ بس پھر کیا تھا جھٹ بس
.... کی خاطر اسلام قبول کر لیا۔ کہئے
کیسی خبر سنائی۔ لیکن واہ رے ہمارے
نواب صاحب۔ اوسکا اسلام لانا اور اوسکا
عقد پڑھوا دیا بس سونے میں سہاگہ ہو گیا
اب … رخصت

ابی میاں … تو پنچ بھی
کس زور سے گردن میں کاٹا کہ آنکھ کھل
گئی تو بندہ ہے چارپائی۔ کہئے کیسی خبر
سنائی۔

راقم

… کیا ہوں جنون میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بقلم
ایک انیونی بیچارا۔ آفت کا پرکالہ

باواجی کی ہتھکنڈے

اس دارالسلطنت شہر کلکتہ کے …
ایک مقام بیلیا گھاٹا مشہور ہے جو شہر سے تخمیناً
دو تین میل کے فاصلے پر ہے۔ وہاں پر ہندو
بنگالی بکثرت بستے ہیں۔ وہان ایک اہل …
جوتشی پنڈت بنکر مقام مذکورہ بالا میں
گیا۔ اور ایسی ایسی فریب کی باتیں کین
کہ وہان کے باشندے سب اوس کے فریب
میں آکر اوس کے مطیع بن گئے۔ ایسا …
اہل پنڈت کا جا کر بنگالیوں کے گھرون
میں جایا کرتا کوئی عورتوں سے پردہ نہیں
جو کچھ مال و زیور ان لوگوں کے پاس تھا سب
اوسنے لگا لیا۔ اور بنگالی لوگ اوس کے
بہروپ پر کل گھر کا مال و اسباب چھوڑ دیتے
اور اپنے بیٹے کا … بے خوف و خطر چلے
جایا کرتے۔ اور یہ دن بدن ایسا … اور …
بنا جاتا تھا گویا دنیا سے کچھ اسے مطلب
ہی نہیں ہے۔ اور یہ بابا کا راس فکر میں
تھا کہ خوب ہی … لوگوں کو چیر …
بناؤں تو پھر اپنا کام پورا کروں۔ جب
خوب اچھی طرح وہاں اپنا … جم گیا تو ایک
روز جب وہ سب اپنے اپنے کاموں میں
مصروف ہو گئے۔ تو جس گھر میں …
… تھا اوسی گھر میں گھس کر ٹٹولا تو
ایک … بکس ملا اوس میں چند زیورات
… روپے رکھے تھے آہستہ سے
باباجی نے لیکر … اور …
دروازہ کا رستہ لیا۔ یہ سب جب آئے
تو دیکھیں تو باباجی ندارد۔ اندر مکان کے
گئے تو بکس ندارد۔ شور و غل مچایا۔ محلے
والوں نے آ کر دیکھا تو … باباجی کا رستہ
… بہت ڈھونڈا ان
… باباجی تو اپنا کام کر کے

پھر جیسے کے تیسے ہو رہے - کیون بڑا تاسف
سُنا گیا ہے کہ سر میاں جی اہل اسلام میں
اپنے مطلب کے لیے برہمن بنگئے تھے - سال
مسرود قریب ایک ہزار ایک سو نو سو چھہ کے تھا

واقف

سعادت تعلیقات جمعدار از کلکتہ

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

پیارے پنچ - کل شبکو جو ہم کھانا کھا پیدہ دس
میل پھرے بسم بھبھڑ کر ہزار دو ہزار [illegible]
ہزار لاکھ دو لاکھ شیر مالی زہر مار کرے - چہل
قدمی کے لیے تعلیم تو ٹھیک سبز منڈی کے
پیچھے ٹیڑھیا بازار میں پہنچے ترا جانا ایک
کمرے سے یہ آواز سنائی دی - وہی جلیبی کچوریان
[illegible] کھل کھل جلیبی لینا لگا - ادھر ہٹا کر کیا
دیکھیں کہ ایک نازنین مہ جبین ع صورت
تو دیکھی ایسی جیسے جوتے کی تلی [illegible] کہہ رہی
ہے کہ ای میان ادھر آؤ جو ابھی آدمی ہون
بڑھیا ست تو دیہ سے نکال کر نہین بڑھیا
نہین ہے بڑھیا ست - میاں ع ابھی تو نام
خدا چودھویں برس میں ہون ہاپر سنکر
تو انچاہے بھی بقول اُرنی لے تو بڑے
دعوے سے عرفی کے در آ در پیرو [illegible] بیٹھ کر
بدہوشان حیرت [illegible] فروغ [illegible] صورت
دو خیز گان [illegible] رال ٹپک پڑی اور جھٹ
پٹ بغلیں در بغلیں کرتب [illegible] کرتے ہوے
اوپر جا بیٹھے - جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ [illegible] حقیقت
..... کھلا پڑا ہے - بس اسوقت میں ہمین جو
کچھ حظ آیا اسکا کیا بیان کریں - ہم تو کیا بس پوچھو
ہی مت - ہائے میاں [illegible] تو بس [illegible]

کسی سے کہنا نہیں - بس میں اور یہ خیال
ارے میاں تھا ہی کیا بس ع دوسرے توسے
طور سے جیسے وہ تیسے - اچھا پھر کیا کیا لیس
پھر جو کچھ کیا - وہ مت پوچھو - خیر کچھ شمہ
زبان - ارے یار ہمیں تو شرم آتی ہے - وا
یار جھلی کبھی دیکھا مرد کو شرم سے کیا نسبت [illegible]
کا قول ہے کہ جینے کی شرم اور [illegible]
اچھا تو سنو - بقول استاد رسا

گل رخسار پر رنگ اٹھا کر — لیے ہر جو لب رنگین ادا کے
ہجوم جوش [illegible] — زبان شکر گل [illegible]
ہوئی پھر [illegible] — ترنم گل باغ نوجوانی
نکال جو [illegible] — لیے [illegible] نصیب [illegible] کے
تماشے [illegible] اسیر اشتیاق کی — بڑھی حسرت حصول [illegible] کی
[illegible] — حجابوں شوق نے [illegible]
زیادہ تر طبیعت رنگ لائی — عداوت چھوڑ کر مطلب پر آئی
بہر صورت [illegible] راحت فرد شی — رہی کچھ دیر باہم گرم جوشی
ترشح جب ہوئی ابر ہوس کی — ہوئی کچھ انتہا آغاز [illegible] کی

آغاز [illegible] کی انتہا کے بعد [illegible] بجز
درد تھا نہ خواہش آشنا نہ [illegible] -
اور گنگا جل سے غسل فرما کر آرام کیلئے بستر خواب
پر جو راحت فرما ہوئے تو [illegible] معتوبات
کے [illegible] سو چکے گئے کہ
آنکھ لگ گئی - اور باقی آرزو دل کی دل
میں رہ گئی -

لو اب میں جاتا ہون - اچھا تو خدا حافظ
فی امان اللہ - ہاں خوب یاد آیا - یہی
[illegible] قسم ہے پیر [illegible] کی کسی سے کہنا
نہیں - ہاں ہاں تم مطمئن رہو - اور اب جاؤ
اچھا - السلام علیکم

واقف
[illegible]

زینت شباب

خضاب والون کی لن ترانیون اور شائقین
خضاب کی شکایتون سے [illegible] وقت ناک میں
دم آگیا تھا - کسی کی تو یہ شکایت تھی کہ
چند ہی روز میں رنگ [illegible] جاتا ہے -
اور کسی کی یہ شکایت کہ اگر ایکدفعہ لگا کر پہر
جائیں تو داڑھی شریف پر ایسی خاک اڑتی
لگتی ہے جیسے کسیکے چہرے پر دفعۃً کوئی
رنڈی پھٹکار پڑ گئی ہو - یہ شکایت تو عموم
تھی کہ [illegible] کی تو
بال تو کالے ہو جاتے ہیں مگر کہیں جو جڑ کے
کالا [illegible] ہو جاتا ہے - غرض یہ کہ [illegible]
شکایتون نے [illegible] کے دماغ کو بیٹھا دیا
تھا آخر گھبرا کے خود اس فکر میں مستغرق ہو گئے
مثل مشہور ہے جو ڈھونڈہ پایندہ خدا کے فضل
سے ہمکو اپنی کوشش میں کامیابی ہوئی -
ہمارے نزدیک جھوٹی تعریف شیخی بگھارنی
اور لطف حرامون کا کام ہے - [illegible]
ہے کہ لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو [illegible]
[illegible] بے بنیاد فقرہ اپنے قلم سے ہرگز [illegible]
لہذا ناظرین کے اطمینان کے لیے اتنا لکھدینا
کافی ہوگا کہ ہمارے خضاب میں اول کی بو
بہت بلکہ نہایت کم ہو گئی ہے اور پھر خوبی
کہ تمام خضابون سے [illegible] شیشی ایک ایک
اونس کی اور قیمت ایک روپیہ [illegible] معہ
محصول ڈاک سوا روپیہ - پسند نہ ہو تو واپس
کر دو -

خضاب لاجواب

[illegible] نور شاہ کا خضاب - اسکو [illegible] ہم ذمہ دار ہیں
قیمت [illegible]
[illegible]

جاسوسونکی رپورٹین

روئٹر کا نامہ نگار متعینہ ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ روسی کوریا سے جانب شمال بھگا دیئے گئے اب روسیوں کے پاس صرف دو مقام ہیں۔ ٹونین اور موشان۔ یہ ٹومین کے جنوب میں واقع ہیں۔

تازہ خبر مظہر ہے کہ روسی فوج ویلا ڈیواسٹک سے جانب جنوب کوچ کر رہی ہے لیکن بعد کی خبر ہے کہ وہ نیکیوف میں ٹھہر گئی۔ یہ مقام ٹومین کے شمال میں واقع ہے۔ یہاں پر روسی فوج جاپانی سپاہ کے مستقل مقابلہ پر آمادہ ہے۔

جاپانی مارشل اویاما خبر دیتا ہے کہ سانا میز میں سخت جنگ برپا ہو رہی ہے۔ جاپانیوں نے روسیوں کو مقامات لاڈمیر دکا اور ... سے گذشتہ ۱۰ تاریخ کو بھگا دیا۔ روسی سپاہ جانب شمال فرار ہوئی اور مقبوضہ مقام جاپانیوں کے قبضہ میں ہو گئے۔ اس مقام پر جاپانیوں نے ۱۱ کو سخت حملہ کر دیا اور روسیوں کو بڑی شکست کھا کر پسپا ہونا پڑا۔

روسی کاسک سپاہ نے مقام ... واقع ... میں بغاوت برپا کر دی۔ اپنی رسد کی کمی کی شکایت اور ... مشاہرہ کا مطالبہ کیا۔ روسی فوج نے انہیں محصور کر لیا اور ... لے گئے۔ یہ پہلا ہی موقع ہے کہ روسی کاسک سپاہ نے بد دلی ظاہر کی ہے۔

روسی جنرل لینیویچ نے بذریعہ تار خبر دی کہ چند ... دستہ ... ویلا ڈیواسٹک کے شمال میں خلیج ... لگا ... ہو رہی ہیں۔ جہاز نمودار ... خبریں ظاہر کرتے ہیں کہ

گذشتہ ۹ تاریخ کو جاپانی مقام نا نبوچی پر جو جزیرہ سا خالین کے جنوبی مغربی ساحل پر واقع ہے گولہ باری کر رہے تھے۔

ایم ڈی ویٹ روسی سفیر قیام صلح نے اثنا تقریر میں کہا کہ زار روس تو صلح کرنیکا دلی ارادہ رکھتے ہیں لیکن جاپان ایسی شرطیں کرتا جاتا ہے جس سے صلح کا قائم ہونا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے اگر جاپان کی شرطیں ایسی ہی کڑی ہوئیں تو گورنمنٹ روس کو آئندہ کئی سال تک جنگ جاری رکھنی پڑیگی۔

لندن ٹائمز نے ایک خاص مضمون میں ظاہر کیا ہے کہ کل وہ لوگ جنکو ہندوستانی معاملات سے دلچسپی ہے اور جو ہندوستان کے ترقی خواہ ہیں سنکر خوش ہونگے کہ لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر کے مابین جو مخالفت مسئلہ فوجی کے متعلق پیدا ہو گئی تھی مٹ گئی ہے

ٹوکیو میں خبر ملی ہے کہ ایک جاپانی فوج ویلا ڈیواسٹک میں اتر رہی ہے۔

روئٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے بذریعہ تار خبر دیتا ہے کہ سا خالین میں روسیوں کو پے درپے شکستیں حاصل ہوئیں اور اب وہ مقام ... پر قدم جمائے کھڑے ہیں مقام مذکور کے جغرافیہ پر اگر نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہوگا کہ روسیوں کے لئے شمال کی جانب پسپا ہونیکی کوئی جگہ باقی نہیں رہی ہے۔ علاوہ ازیں سامان رسد وغیرہ کی کمی روسیوں کو مجبور کریگی کہ جاپانیوں کی اتباع قبول کریں۔

گذشتہ ۱۰ تاریخ کے متعدد اخبارات انگلستان نے مسٹر ... کے استعفا دینے کے بارہ غیر معمولی تقریر ... لارڈ کرزن پر بحث کی ہے۔

سٹانڈرڈ نے لکھا ہے کہ لارڈ کرزن نے اپنی ذاتی حیثیت بھولکر فاش غلطی کی ہے۔ ڈیلی گرافک نے لکھا ہے کہ لارڈ کرزن کو اپنی کارروائی میں شکست حاصل ہوئی یا فتح لیکن یہ امر مسلم ہو گیا کہ جسطرح انہیں شکست نہوئی اسیطرح انہیں فتح بھی نہ ہوئی۔

روسی مقام فنلینڈ کا ڈپٹی گورنر جنرل جبکہ مجلس شوریٰ سے جا رہا تھا ایک بم کا گولہ اسپر پھینکا گیا وہ سخت مجروح ہوا اور گولہ پھینکنے والا آدمی فرار ہو گیا۔

ایک چھوٹی آہنپوش جنگی کشتی کا بائلر مقام سینٹ ڈیگو واقع کیلیفورنیا میں پھٹ گیا تخت کا بہت بڑا حصہ ہوا میں اڑ گیا۔ ۲۷ آدمی ہلاک اور ۸۰ مجروح ہوئے۔

برلن میں متواتر خبریں شائع کیجاتی ہیں اور سینٹ پیٹرزبرگ میں بھی زور و شور کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ ساحل سویڈن پر زار روس اور قیصر جرمن کے مابین ملاقات ہوگی

جاپانی جہازات اپنی کارروائیوں میں سرعت اور چالاکی سے کام لے رہے ہیں چند جہاز خلیج پاسکو ... جنوب ویلا ڈیواسٹک کے خلیج کارنیلوف اور خلیج اڑنا۔ اسمور کے ... پر نظر آ رہے ہیں۔ جاپانی آہنپوش جہازات شہری جہاز ... پر گولہ باری کر رہے ہیں ویلا ڈیواسٹک اور نیکولیوانسک کے باشندے فرار ہو رہے ہیں

مسٹر بالفور صدر اعظم انگلستان نے پرسوں شام کو ہز مجسٹی شاہ انگلستان سے مشورہ ملاقات کی بیان کیا جاتا ہے کہ اثنا گفتگو میں مسٹر بالفور نے کہا کہ وہ خود و وزراء کے شرکا ... اس امر پر متفق ہیں کہ موجودہ ایسی نہیں جو انہیں اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونے پر مجبور کرے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے کانگڑہ کے مسلمان لاوارث یتامٰی کی پرورش کا بیڑا اٹھایا اور جانے کو دو آدمی بھیجے۔ اس امر کے لئے ۵۰۰ روپیہ ماہوار کا خرچ منظور کیا گیا۔

دہلی کے قدیم شاہی تخت کی شاندار مرمت ہونے لگی ہے ڈلی سے کوئی چیدہ کاریگر آنیوالا ہے

سرحد کا دیوانہ ملا ابھی تک گرفتار نہیں ہے۔ بالائی سوات کے مقام تیائی میں چھپا ہوا ہے

سرحدی ملا سید اکبر کابل کو جانا چاہتا ہے تاکہ امیر صاحب ایکا ایک مستقل وظیفہ مقرر کر دیں

رائٹر کا نامہ نگار عدن سے خبر دیتا ہے کہ مقام زیلا کے قریب جس سٹیمر کے خشکی پر چڑھ جانے کی خبر ملی تھی وہ کیلیڈونین سٹیمر بلکہ آنام تھا۔

خبر ملی ہے کہ جاپانی شہزادہ اور شہزادی ارلیسوگاوا ۴ اگست کو کلمبو پہنچ کر گورنر کے ہاں مہمان رہیں گے ان کے خیر مقدم میں ایک پُر تکلف جلسہ ضیافت ہوگا۔

تقسیم بنگالہ کے خلاف ایک میموریل ولایت بھیجا جاویگا جس پر ۷۰۰۰۰ ہزار دستخط ثبت کئے ہوئے ہوں گے۔ اس تجویز کی مخالفت میں جو بنگالی شامل نہ ہوگا وہ اپنے باپ کا تخم نہ سمجھا جائیگا چندہ کھل گیا ہے۔

ایران کی روسی ریلوے جو قزوین اور ہمدان کو ملحق کرنے والی ہے تکمیل کو پہنچ گئی۔ عنقریب یہ عام تجارتی اشیاء کی آمد و رفت کے لئے کشادہ کیجاویگی۔

ہندوستان گورنمنٹ منظور ہے کہ امیر صاحب خیر پور نے حضور ولیعہد شہزادہ انگلستان کی تشریف آوری کے موقعہ پر ۳ لاکھ روپے صرف کرنیکی اجازت دی ہے۔

ہز آنر سر جیمز ڈگز لا ٹوش لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ گذشتہ دوشنبہ کی شام کو بریلی پہنچے۔ سہ شنبہ کی صبح کو ایک عظیم الشان جلسہ میں ہز آنر نے بریلی کالج کا بنیادی پتھر رکھنے کی رسم ادا کی۔

ہندوستان کے کارخانجات پر ایک انسپکٹر جنرل کا تقرر ہونیوالا ہے جسکی تنخواہ کے متعلق ۲۴ ہزار روپیہ سالانہ صرف ہوگا۔

حضور ولیعہد شہزادہ انگلستان کی تشریف آوری بمبئی کے موقعہ پر استقبال کیلئے حضور لارڈ کرزن خود بمبئی میں آئیں گے

سر جیمز لیو کشمیر کے سفیر خوارالخت بجگر کے انتقال پر سرینگر میں ہڑتال رہی

کلکتہ میں تحریک اوٹھی ہے کہ ہندوستان کی تمام مروجہ زبانوں کے لئے ایکہی حروف تہجی قرار دیں۔

کلو کے موضع سنائی میں ایک بھیڑیوں کے گلہ پر بجلی گری ۶۲ جانور ہلاک ہوگئے

بالاپور میں واقع مدراس میں ایک بچی پکڑلانے کے جرم میں بیہودہ آدمیوں کو ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

لاہور میں دریائے راوی برساتی طغیانی پر خوب موجیں لے رہا ہے۔ نواح شہر میں پانی پھیل گیا ہے۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ گذشتہ چہارشنبہ کو رامپور میں وارد ہوئے۔ ہز آنر نے یہاں کا عظیم الشان لاٹوش ہال افتتاح کیا

مقامی گورنمنٹ کی ہدایت سے صاحب کمشنر دہلی نے نوابصاحب لوہارو اور پاٹوڈی، راجہ صاحب مرسور۔ سردار کالسیہ وغیرہ کو مطلع کیا ہے کہ حضور ولیعہد شہزادہ انگلستان کی تشریف آوری ہندوستان کے وقت ان کو ملاقات کرنے کی عزت دینگے اور اور دعوت اور کسی قسم کے تدرانہ وغیرہ پیش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

چین اور جاپان کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ پورٹ آرتھر ۳۰ لاکھ ین قیمت جاپانیوں کے ہاتھ فروخت کر ڈالنے کا جرم روسی سپہ سالار جنرل سٹوسل پر قایم کیا گیا تھا اسکا تحقیقات میں جرم ثابت ہوا اور جنرل سٹوسل کو پھانسی دیگئی۔

ملک ہنگری کا معاملہ مشکل ایسا نازک ہوگیا ہے کہ ایک فریق نے بذریعہ اعلان کہدیا ہے کہ وہ نہ تو محاصل ادا کریں گے اور نہ فوجی ملازمت میں شامل ہوں گے۔

بیرو جان کے سر چیمبر لین کے شکوک مسلسل تاب دلیسید پیدا ہوا۔

بنگلہ واقع برما میں طوفان بارش سے شہر اور چھاونی زیر آب ہو گئی بازار بند ہے۔ منڈی بھی اوجاڑ ہو گئی۔ دریا اوٹھ پڑھ گیا۔ ریل شکستہ ہے۔ بارش بچیا ہنوز جھوٹی نہیں۔ بیحد نقصان ہوا ہے۔

گذشتہ ہفتہ پشاور میں دو مسلمان لڑکے ریلوے انجن کے تلے کچل گئے۔

اعلیحضرت شاہ ایران کو شہنشاہ آسٹریا نے مدعو کیا ہے لہذا شاہ وہاں ۲ ہفتہ کا ارادہ رکھتے ہیں

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ مہتمم مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا